OPEN ACCESS
RUSHD
(Bi-Annual Research Journal of Islamic Studies)
Published by: *Lahore Insititute for Social Sciences, Lahore.*

ISSN (Print): 2411-9482
ISSN (Online): 2414-3138
Jul-Dec-2022
Vol: 3, Issue: 2
Email: journalrushd@gmail.com
OJS: https://rushdjournal.com/index

ڈاکٹر عاصم اقبال[1]
مس امرینہ خان[2]

خدمتِ خلق میں غیر جانبداری کا تصوّر اور اس کی عصری اہمیت
(اسلامی نقطہِ نظر)

The Concept of Neutrality in Human Services and its importance (Islamic Perspectives)

Abstract

Man was given this honor by Allah Almighty that the creator of the universe created him with his hand of power and gave him superiority over many creatures of the universe. According to the Quran, everything in this world is made for man. Thus, man is the central character of this universe. In the Islam, the level of worship as well as service to humanity is not less than worship in any way. In his last decree, the Prophet (ﷺ) ordered good treatment of God's creatures with prayers. In Dozens verses of the Holy Quran, orphans, poor people, neighbors, disabled people and all kinds of needy people regardless of color, race, religion and nation, It has been ordered to help and serve on the basis of need and, adopting the principle of humanity and

1 سینئر لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد
2 لیکچرر، شعبہ علوم اسلامیہ، رفاہ انٹر نیشنل یونیورسٹی، اسلام آباد

impartiality only. In modern times, the world has become a global village where mixed societies are common everywhere. In such a situation, the need and importance of the principle of neutrality in the service of humanity increases. In this research, an analytical study of the Islamic concept of neutrality regarding human service has done and the Islamic perspective on its necessity, importance and usefulness in the present age. As a result, it is proved that Islam gives importance to the principle of neutrality and necessity in the context of service to mankind.

Key words: Humanity, Human service, principles and standards, impartiality, Islamic Perspectives

مقدمہ

اللہ تعالیٰ نے انسان کو یہ شرف و عزت عطا کی کہ اسے اپنے دستِ قدرت سے تخلیق کیا اور کائنات کی بہت سی مخلوقات پر فضیلت بخشی۔ دینِ اسلام نے جن موضوعات کو غیر معمولی اہمیت دی اور جن کے بارے میں بطورِ خاص تفصیلی احکامات دیئے ان میں سے ایک موضوع انسانیت کی خدمت کرنا ہے۔ قرآن و حدیث میں اس موضوع کی تمام جزئیات کو تفصیلاً بیان کیا گیا ہے۔ کون سے لوگ خدمت کے مستحق ہیں؟ خدمتِ انسانی کے کیا اصول ومعیارات ہیں؟ کن کن طریقوں سے انسانیت کی خدمت کی جاسکتی ہے؟ ایسے درجنوں سوالات کے تفصیلی جوابات ہمیں قرآن وحدیث میں کہیں اشارات کی صورت میں اور اکثر وبیشتر بڑے واضح انداز میں ملتے ہیں۔

دینِ اسلام مسلمانوں کو ایک امت اور ایک جسم کی مانند قرار دیتے ہوئے انھیں ایک دوسرے کے دکھ درد کو محسوس کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اس کے علاوہ اسلام اپنے ماننے والوں کو یہ بھی یاد دہانی کراتا ہے کہ انہیں تمام انسانیت کی فلاح وبہبود کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس ذمہ داری کا بنیادی تقاضا یہ ہے کہ مخلوقِ خدا سے رنگ و نسل، علاقے و قبیلے اور مذہب و ملّت کی بنیاد پر تعصّب اور جانبداری نہ برتی جائے اور وقتِ ضرورت و حاجت ہر ممکن حد تک خدمت کے ذریعے انسانیت کی مشکلات و مصائب کو کم کیا جائے۔ دینِ اسلام نے خدمتِ خلق کو غیر معمولی اہمیت دی اور اس میں ریاست کے ساتھ ساتھ فرد کو بھی ذمہ دار قرار دیا۔ انسانیت کی خدمت کے ضمن میں دینِ اسلام نے ہمیشہ غیر جانبداری اور ضرورت وحاجت کو معیار بنا کر مذہب وملت اور رنگ و نسل جیسے کسی

بھی امتیاز و فرق کو بالائے طاق رکھتے ہوئے انسانی خدمت کا تصوّر پیش کیا۔ زیر بحث تحقیق کے درج ذیل مقاصد پیشِ نظر ہیں:

i. دینِ اسلام میں خدمتِ خلق کی ضرورت واہمیت کو بیان کرنا۔

ii. خدمتِ خلق کے ضمن میں اسلام کے اصول ومعیارات کے بارے میں تحقیق کرنا۔

iii. انسانی خدمات میں غیر جانبداری کے اصول کے ضرورت واہمیت اور اسلامی نقطہ نظر کو واضح کرنا۔

موضوع کی ضرورت واہمیت

انسان ایک معاشرتی حیوان ہے جو اس دنیا میں تنہا زندگی نہیں گزار سکتا۔ اسے زندگی گزارنے اور اسے بہتر سے بہتر بنانے کے لیے انگنت وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ فطری طور پر ہر انسان ایک جیسا نہیں ہوتا۔ کوئی امیر ہو گا تو کوئی غریب، کوئی حاجت مند ہو گا تو کوئی اس قابل ہو گا کہ دوسروں کی مدد کر سکے۔ دینِ اسلام ایک فطری دین ہونے کے ناطے اپنے ماننے والوں کو انسانیت کی خدمت اور مدد کا درس دیتا ہے۔ اس ضمن میں ضرورت اس بات کی ہے کہ اس بات کی تحقیق کی جائے کہ انسانیت کی خدمت کے حوالے سے دینِ اسلام کے کیا اصول ومعیارات ہیں؟ خدمتِ خلق میں غیر جانبداری کے تصوّر کے حوالے سے اسلام کی کیا تعلیمات ہیں؟ زیرِ نظر موضوعِ تحقیق کی اہمیت درج ذیل نکات سے واضح ہوتی ہے:

- خدماتِ انسانی کی ضرورت واہمیت سے آگاہی حاصل ہو گی۔
- خدمتِ خلق کے حوالے سے دینِ اسلام کی تعلیمات کے بارے میں معلومات میسر ہوں گی۔
- خدمتِ خلق کے ضمن میں دینِ اسلام کے اصول ومعیارات سے آگاہی ملے گی۔
- عصرِ حاضر میں خدمتِ انسانی میں غیر جانبداری کے اصول کی ضرورت اور اہمیت کو دیکھا جائے گا۔

خدمتِ انسانی: مفہوم اور اہمیت وفضیلت

خدمتِ خلق یا انسانی خدمت کے ضمن میں اکثر یہ کہا سنا جاتا ہے کہ صرف روپے پیسے یا مالی لحاظ سے کسی کی مدد کرنا خدمتِ خلق یا انسانی خدمت کہلاتا ہے لیکن دراصل یہ لفظ اپنے اندر بہت وسعت رکھتا ہے۔ کسی بھی انسان کے دکھ درد میں شریک ہونا، مشکل کو دور کرنا، بنیادی ضروریات کی تکمیل، کوئی علم وہنر سکھانا، مفید

مشوروں سے نوازنا، کفالت کرنا، کسی بھی قسم کے رفاہی کام کاج کرنا اور انسانیت کے لیے کسی بھی قسم کی آسانی پیدا کرنا ایسے تمام امور خدمتِ انسانی کے مفہوم میں شامل ہیں۔[1]

اسلامی نقطۂ نظر سے خدمتِ خلق سے مراد خالصتاً اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشنودی کی خاطر بلا اُجرت اور معاوضہ انسانیت کے کام آنا۔ دینِ اسلام میں خدمتِ خلق کے معنیٰ میں اس سے بھی زیادہ وسعت پائی جاتی ہے یہاں تک کے جانوروں، پرندوں اور دوسری مخلوقات کے لیے آسانی پیدا کرنا بھی خدمتِ خلق کے زُمرے میں آتا ہے۔ قرآن و احادیث میں جابجا انسانیت کی خدمت کی عظمت و فضیلت کا بیان ملتا ہے۔

اسلام کا تصوّرِ انسانیت

اسلام کا تصوّرِ انسانیت ہمہ گیر اور عالمگیر ہے۔ اس کی بنیادی تعلیمات میں کہیں بھی رنگ و نسل، علاقے و قبیلے اور حسب و نسب کی بنیاد پر اعزاز و اکرام اور شرف و بزرگی ملنے کی طرف اشارتاً بھی بات نہیں کی گئی۔ اس کے برعکس قرآن مجید بڑے واضح انداز میں اعلان کرتا ہے کہ تمام انسان ایک مرد و عورت کی اولاد، اور بطور انسان دوسروں پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ اسلام میں شرف و بزرگی کی بنیاد تقویٰ ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ﴾[2]

”لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمھاری قومیں اور برادریاں بنادیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔“

اس آیتِ قرآنی میں واضح انداز میں تمام انسانیت کو بنی آدم کی اولاد قرار دے کر کسی بھی شرف و اعزاز کو نیکی، تقویٰ اور پرہیز گاری کے ساتھ جوڑا گیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے آخری حج کے وقت،

---

[1] عمری، جلال الدین، سید، اسلام میں خدمت خلق کا تصور (کراچی: اسلامک ریسرچ اکیڈمی، 2005ء)، ص:28

[2] الحجرات: 13

انسانیت کا ایک عالمگیر تصوّر پیش کیا جو درج بالا قرآنی حکم کی تفصیلی اور عملی شکل تھا۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ وَلَا لِأَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ إِلَّا بِالتَّقْوَى﴾[1]

"لوگو! تمہارا پیدا کرنے والا ایک ہے اور تمہارا والد ایک ہے۔ ہوشیار! کسی عربی کو غیر عربی پر کسی عجمی کو کسی عربی پر کسی سرخ کو سیاہ پر اور کسی سیاہ کو کسی سرخ پر سوائے تقویٰ کے اور کسی وجہ سے فضیلت حاصل نہیں ہے۔"

انسانیت کے اس عالمی منشور کا آغاز ہی "یاأیھاالناس" کے الفاظ سے ہوتا ہے جس سے انسانیت کا ایک عالمگیر تصوّر سامنے آتا ہے۔ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ اس خطبے میں پیغمبرِ انسانیت جنابِ محمد ﷺ نے بیسیوں مرتبہ " یا أیھاالناس" کے الفاظ سے اپنے صحابہ کرام کو مخاطب فرمایا۔ انسانیت کے اس عالمی منشور میں بھی فضیلت وشرف کا معیار نیکی تقویٰ اور پرہیز گار کو قرار دیا گیا ہے۔

قرآن مجید جابجا یا أیھاالناس، یابنی آدم اور اس جیسے دوسرے مترادفات کے ساتھ انسانیت کو برابری کی سطح پر مخاطب کرتا ہے۔ قرآن جو دینِ اسلام کی بنیاد اور اس دین کے جملہ عقائد، احکام، عبادات، اخلاق اور معاملات کی بنیادی، مستند، متفق اور تسلیم شدہ دستاویز ہے، اس کے آغاز و ابتداء میں ہی اس کائنات کا خالق اپنا تعارف کرواتے ہوئے "رَبُّ العَالَمِيْن" کی اصطلاح استعمال فرماتا ہے۔ دینِ اسلام اپنے ماننے والوں کو بغیر کسی فرق وامتیاز کے تمام انسانیت کے ساتھ اچھا سلوک اور حسنِ تکلم کا حکم دیتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَقُولُوا لِلنَّاسِ حُسْنًا﴾[2]

"اور لوگوں سے بھلی بات کہنا۔"

---

[1] أحمد بن حنبل، مسندِ أحمد (لاہور: مکتبة رحمانیه، 1422ھ) رقم الحدیث: 4115

[2] البقرة: 83

﴿فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهٗ يَتَذَكَّرُ اَوْ يَخْشٰى﴾[1]

"اس سے نرمی کے ساتھ بات کرنا، شاید کہ وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے۔"

دینِ اسلام نے انسانیت کی عزت و تکریم کا پورا پورا خیال رکھا ہے چاہے وہ انسان کتنا ہی ظالم یا دشمنِ انسانیت ہی کیوں نہ ہو۔ درج بالا آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرعون جیسے ظالم و جابر اور اللہ کے مقابلے میں خود کو ربّ اور الٰہ کہلانے والے انسان کے ساتھ بھی وقت کے پیغمبر کو انتہائی نرم اور شائستہ لہجے اور انداز میں بات کرنے کا حکم دیا۔ یہی انسانیت کا عالمگیر تصوّر ہے جس میں اپنے بڑے سے بڑے دشمن سے بھی بدمزاجی اور سخت لہجے میں گفتگو سے روکا گیا ہے۔

خدمتِ انسانی کے بنیادی اسلامی اصول و معیارات

اسلام اپنے ماننے والوں کے ذمے جب حقوق العباد کی ذمہ داری عائد کرتا ہے تو وہ کچھ قواعد اور اصول وضوابط بھی مقرّر کرتا ہے۔ یہی اصول وضوابط اصل بنیاد کا درجہ رکھتے ہیں۔ خدمتِ انسانی کے ضمن میں بھی اسلام کچھ اصول وضوابط مقرّر کرتا ہے۔ یہ اصول ایسے ہیں کہ جن پر کم از کم قولاً تقریباً تمام ممالک، تنظیمیں، ادارے اور اقوام متفق نظر آتی ہیں۔ ان اصولوں میں سے اہم اور بنیادی اصول درج ذیل ہیں:

1:-انسانیت 2:-غیر وابستگی 3:-غیر جانبداری 4:-اخلاص 5:-ضرورت وحاجت 6:-رضاءالٰہی

---

[1] طہٰ: 44

شکل نمبر: 1 خدمتِ انسانی کے اہم اصول

پیغمبرِ اسلام تمام انسانیت کے لیے رسول اور رہنما کی صورت میں دنیا میں جلوگر ہوئے اس لیے تمام انسانیت کی بھلائی اور بہتری کی کوشش کرنا امتِ محمدی کی ذمہ داری ہے۔ انسانیت کی خدمت کے حوالے سے دینِ اسلام کے چند اہم اور بنیادی اصول درج بالا شکل کی صورت میں دکھائے گئے ہیں۔ اس مقالے میں ان اصولوں میں سے صرف غیر جانبداری پر بحث کی گئی ہے۔

انسانی خدمات اور غیر جانبداری کا تصوّر (اسلامی نقطہ نظر)

انسانی خدمات کے حوالے سے اسلام کے غیر جانب دارنہ تصوّر پر تحقیق سے قبل غیر جانبداری کی اصطلاح کے بارے میں جاننا ضروری ہے کہ اس کا کیا معنٰی و مفہوم ہے؟ اور انسانی خدمت کے حوالے سے اس کی عملی صورتیں کیا کیا ہیں؟

غیر جانبداری: معنٰی و مفہوم

غیر جانب داری کا متضاد اور اُلٹ جانب داری ہے اور یہی اصل لفظ ہے۔ لغوی طور پر جانب داری دو الفاظ، جانب اور داری کا مجموعہ ہے۔ جانب کا معنٰی طرف، کنارہ ہے اور داری، فارسی لفظ ہے جس کا مطلب ہے "رکھنا"۔ گویا جانب داری سے مراد ہے ایک طرف یا ایک کنارے کو لازم پکڑنا۔ یا کسی ایک طرف جھکاؤ ہو جانا وغیرہ۔ فیروز اللغات میں جانب داری اور اس کے دیگر متعلقات کے درج ذیل معانی بیان میں کیے گئے ہیں:

جانِب: طرف، سمت، رُخ، پہلو، فریق اور حصّہ۔ **جانِب دار:** طرف دار، حمایتی، مدد گار۔ **جانِب دارانہ:** وہ رویّہ جس میں ایک فریق کی حمایت کی جائے۔ **جانِب داری:** طرفداری، حمایت، ایک فریق کی پاسداری۔[1]

جانِب داری کا متضاد اور اُلٹ غیر جانب داری ہے۔ جس سے مراد ہے کسی ایک طرف جھکاؤ نہ ہونا، کسی ایک فریق یا گروہ کا حمایتی اور طرف دار نہ ہونا یا کسی بھی حالت میں خود کو ہر قسم کے اختلاف اور تعصّب سے آزاد رکھنا وغیرہ۔ انسانی خدمت کے حوالے سے غیر جانب داری سے مراد، کسی بھی مشکل حالات، جھگڑے وفساد، جنگ و آفت میں مکمل طور پر خود کو کسی بھی فریق کی حمایت اور طرفداری سے دور رکھتے ہوئے انسانی خدمت میں اپنا فریضہ سرانجام دینا۔ اس سے یہ مفہوم نہیں نکلتا کہ خدمتِ خلق کرنے والے شخص، رضاکار یا ادارے اور تنظیم کے اپنے جذبات یا سوچ وفکر نہیں ہوتی یا اس کا جھکاؤ کسی ایک سمت نہیں ہو سکتا بلکہ اس سے صرف یہ مراد ہے کہ عملی طور پر خدمتِ خلق کے میدان میں ایک رضاکار کو اپنی سوچ و خیال اور جذبات و احساسات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے مکمل طور پر حاجت و ضرورت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے بغیر کسی ایک سمت جھکاؤ کے انسانیت کی خدمت کرنی چاہیے۔

مجموعی اور عمومی طور پر خدماتِ انسانی میں غیر جانب داری کی اصطلاح کا مفہوم یہ ہے کہ اپنی ہمت و استطاعت اور وسائل کے مطابق تمام انسانیت کی کسی بھی علاقائی و نسلی اور مذہبی و ملی تفریق و امتیاز کے بغیر خدمت اور مدد کرنا۔ لیکن ایسے ممالک، معاشرے یا علاقے جہاں ایک ہی مذہب یا ایک ہی نسل و قوم کے لوگ آباد ہوں وہاں غیر جانبداری سے مراد یہ ہے کہ اپنے کسی قریبی، رشتہ دار، دوست و احباب یا کسی بھی اور تعلق کا لحاظ نہ کیا جائے اور نہ ہی کسی تعلق یا رشتے کی طرف جھکاؤ ہو۔ بلکہ متعلقہ علاقے کے تمام حاجت مندوں کی خدمت و مدد برابری اور ضرورت کی بنیاد پر کی جائے۔

خدماتِ انسانی میں اسلام کا غیر جانبدارانہ نقطہِ نظر

اسلام دینِ فطرت ہے اور یہ کل انسانیت کے لیے کامل راہنمائی کا واحد ذریعہ ہے۔ فطرت کا دین ہونے کے ناطے دینِ اسلام صرف اپنے ماننے والوں کے لیے ہی حقوق و ذمہ داریاں اور اصول وضوابط مقرر نہیں کرتا بلکہ یہ

[1] فیروز الدین، مولوی، فیروز اللغات (لاہور: فیروز سنز لمیٹڈ، 1998ء)، ص: 447

تمام بنی نوع انسان کے بنیادی حقوق اور ضروریات کی تکمیل کا بھی ضامن ہے۔ عزت و تکریم اور بنیادی انسانی ضروریات اور طبعی وفطری تقاضوں کے حوالے سے دینِ اسلام کے چند بنیادی اور اہم مقاصد ہیں۔ بنیادی طور پر ان مقاصد کے تحفظ اور حصول کے حوالے سے اسلام دین و مذہب یا رنگ و نسل کی تفریق کو روا نہیں رکھتا۔ ان بنیادی مقاصد کو عام اصطلاح میں مقاصدِ شریعت کہا جاتا ہے یہ درج ذیل پانچ مقاصد ہیں جن کو ذیل میں دکھایا گیا ہے:1:-تحفظِ دین2:-تحفظِ جان3:-تحفظِ مال4:-تحفظِ عقل5:-تحفظِ نسل

شکل نمبر2:مقاصدِ

دینِ اسلام اپنے ماننے والوں کو جس بھی قسم کے احکام کا پابند کرتا ہے یا مکلف بناتا ہے ان تمام احکامات کے بنیادی مقاصد میں لازماً درج بالا پانچ مقاصد میں سے کوئی نہ کوئی مقصد ضرور مدِّ نظر ہو گا۔ قرآن صرف ایک انسان یا ایک نفس کے بغیر وجہ کے قتل کو ساری انسانیت کا قتل کہتا دیتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًابِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا﴾[1]

[1] المائدۃ: 32

"جس نے کسی انسان کو خون کے بدلے یا زمین میں فساد پھیلانے کے سوا کسی اور وجہ سے قتل کیا اس نے گویا تمام انسانوں کو قتل کر دیا۔"

دینِ اسلام ہر جان اور نفس کو برابری اور مساوات کی سطح پر عزت و تکریم دیتا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک بے قصور انسان کے قتل کو ساری انسانیت کے مارنے کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔ جان کے قتل میں مذہب یا دین کی کی کوئی تفریق نہیں رکھی گئی۔ مشہور مصری عالم شیخ یوسف عبد اللہ القرضاوی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

"ذمیوں کو جانی تحفظ کا حق بالکل اسی طرح حاصل ہے جیسے مال اور عزت و آبرو کا حق۔ چنانچہ تمام مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ ان کی عزت و آبرو اور جانیں معصوم ہیں اور ان کا قتل حرام ہے۔"[1]

قرآن مجید انسانی عزت و وقار اور شرف و تکریم میں بھی رنگ، نسل، قوم، ملک یا علاقے کے فرق و امتیاز کے بغیر بالکل غیر جانبدارانہ رویہ روا رکھتا ہے۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰي كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا﴾[2]

"یہ تو ہماری عنایت ہے کہ ہم نے بنی آدم کو بزرگی دی اور انہیں خشکی اور تری میں سواریاں عطا کیں اور ان کو پاکیزہ چیزوں سے رزق دیا اور اپنی بہت سی مخلوقات پر نمایاں فوقیت دی۔"

اس بات پر تمام اہلِ اسلام متفق ہیں کہ بنیادی طور پر انسانی عزت و تکریم میں تمام بنی آدم برابر ہیں۔ کسی کو انسان ہونے کی حیثیت سے دوسرے پر کوئی برتری نہیں ہے۔ قرآن واضح الفاظ میں بیان کرتا ہے، انسانوں میں جو مختلف قومیں، قبائل وغیرہ بنائے گئے وہ صرف اور صرف تعارف اور پہچان کے لیے ہیں۔ فرمانِ الٰہی ہے:

﴿يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَاۗىِٕلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ﴾[3]

---

[1] قرضاوی، یوسف عبد اللہ، اسلامی معاشرے میں غیر مسلموں کے حقوق و فرائض (مترجم: قیصر شہزاد) (اسلام آباد: ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، 2011ء)، ص:13

[2] الاسراء: 70

[3] الحجرات: 13

"لوگو! ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور پھر تمھاری قومیں اور برادریاں بنادیں تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ در حقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔"

بنیادی انسانی ضروریات اور غیر جانب داری کا اصول

انسان کی سب سے زیادہ اور اہم بنیادی ضروریات میں سے ایک ضرورت کھانا اور پانی کا حصول ہے۔ رزق، رازقِ کائنات کی بنیادی اور اہم نعمتوں میں سے بڑی نعمت ہے۔ یہی وہ نعمت ہے جس کے سبب انسان زندہ رہ پاتا ہے۔ اس فطری ضرورت کے حاصل کرنے، اور ہر امیر و غریب انسان تک، پہنچانے کے لیے قرآن و سنت میں بہت سے احکام دیئے ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

((فُكُّوا الْعَانِيَ يَعْنِي الْأَسِيرَ وَأَطْعِمُوا الْجَائِعَ، وَعُودُوا الْمَرِيضَ۔))[1]

"قیدی کو آزاد کرو، بھوکے کو کھانا دو، بیمار کی تیمارداری کرو۔"

اس حدیثِ میں واضح انداز بھوکوں کو کھانا کھلانا کا کہا گیا ہے۔ نیز کسی بھی ذات، نسل، یا مذہب کی بھی قید نہیں لگائی بلکہ مطلق فرمایا بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے آخری الہامی کتاب کی کئی آیات میں ایسے لوگوں کی تعریف بیان کی۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا وَّيَتِيْمًا وَّاَسِيْرًا﴾[2]

"اور وہ اس (اللہ) کی محبت کی کے لیے مساکین، یتامیٰ اور قیدیوں کو کھانا دیتے ہیں۔"

مفسرِ قرآن سید ابوالاعلیٰ مودودی رحمۃ اللہ علیہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں:

"اس آیت میں قیدی سے مراد ہر وہ شخص ہے جو قید میں ہو، خواہ کافر ہو یا مسلمان،۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہر حالت میں ایک بے بس آدمی کو جو اپنی روزی کے لیے خود کوئی کوشش نہ کر سکتا ہو، کھانا کھلانا ایک بڑی نیکی کا کام ہے۔"[3]

---

[1] صحيح البخاري، كتاب الجهاد و السير، باب فكاك الأسير، رقم الحديث: 3046

[2] الدهر: 8

[3] مودودی، سید ابواعلیٰ، تفہیم القرآن (لاہور: ترجمان القرآن، 1998ء)، 7:197

درج بالا آیاتِ قرآنی، احادیثِ مبارکہ اور تفسیری اقتباسات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ بنیادی انسانی ضرورت کھانا کھلانا نہایت ہی اہمیت کے حامل اعمال میں سے ایک عمل ہے۔ کھانا کھلانے یا مدد کرنے میں مذہب و ملت کی تفریق نہیں۔ دینِ اسلام میں بنیادی انسانی ضروریات اور خدمتِ انسانی کے حوالے سے مذہب و ملت اور رنگ و نسل کی کوئی تفریق نہیں ہے۔ اسلام غیر جانبدارانہ انداز میں تمام افرادِ معاشرہ کی خدمت کا تصوّر پیش کرتا ہے۔

زکٰوۃ و صدقات اور غیر جانب داری کا اصول

معاشرے میں ایک متوازن اور بہترین طرزِ زندگی کے حوالے سے اسلام اپنے ماننے والوں کو بہت سی حدود و قیود اور احکامات کا پابند کرتا ہے۔ سماجی و معاشی تحفظ، غربت و افلاس کے تدارک اور بنیادی انسانی ضروریات کی تکمیل کے لیے اسلام میں زکٰوۃ و صدقات کا ایک مکمل نظام ہے۔ زکوٰۃ دینِ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ اس اہم اور بنیادی رکن کا تعلق چونکہ معاشرے کے دوسرے افراد کے ساتھ ہے اس لیے دینِ اسلام نے صدقات اور زکوٰۃ کی ادائیگی کے ضمن میں بھی غیر جانبداری کے اصول و معیار کو بنیاد بناتے ہوئے اس میں غرباء، مساکین، مسافر، عاملینِ زکٰوۃ، قیدیوں کی آزادی اور مؤلفۃ القلوب کو شامل کیا۔[1]

قرآن مجید میں کل آٹھ مصارفِ زکٰوۃ بیان کیے گئے ہیں جن میں سے ایک مؤلفۃ القلوب بھی ہے۔

بیت المال کی تقسیم میں غیر جانب داری

دینِ اسلام میں جس طرح صدقات و زکوٰۃ میں جانبداری کے اصول کے تحت مسلمانوں کے علاوہ دیگر باشندگانِ ریاست کی رعایت کی گئی ہے اسی طرح مسلم ممالک کے بیت المال میں بھی ضرورت مندوں اور غریب و مسکین غیر مسلم شہریوں کا حق بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ علامہ یوسف قرضاوی رحمۃ اللہ علیہ غیر مسلموں کی بیت المال سے مدد اور اعانت کے حوالے سے دورِ صدیقی کا ایک واقعہ نقل کرتے ہیں جو عراق کے عیسائیوں سے کیے گئے ایک معاہدے کے حوالے سے ہے اور جس پر خلیفہِ اوّل سمیت تمام صحابہ کرام نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ موصوف لکھتے ہیں:

---

[1] التوبۃ: 60

"میں نے انہیں یہ سہولت دی ہے کہ ان میں سے کام سے معذور ہو جانے والے عمر رسیدہ لوگ، مریض یا مصیبت زدہ اور ماضی میں مالدار رہنے والے ایسے غریب جن کو ان کے ہم مذہب خیرات دینے لگیں، جزیے کی ادائیگی سے مستثنٰی قرار دیئے جائیں گے۔ ان کے ذاتی مصارف اور اہل و عیال کے اخراجات مسلمانوں کے بیت المال سے ادا کیے جائیں گے۔"[1]

خلیفہ اوّل کے زمانے میں ایسا معاہدہ ہونا اور پھر تمام صحابہ کرام کا اس پر اعتراض نہ کرنا اجماع تھا اس بات پر کہ غیر مسلموں کے حاجت مندوں کی مدد بھی بیت المال سے کی جاسکتی ہے۔ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک یہودی کو بھیک مانگتے ہوئے دیکھا تو اس کے حالات دریافت فرمائے تو معلوم ہوا کہ وہ بڑھاپے اور کمزوری کی وجہ سے مانگنے پر مجبور ہے تو آپؓ نے بیت المال سے اس یہودی اور اس جیسے دیگر ضرورت مند افراد کا وظیفہ مقرر فرما دیا۔[2] اسی طرح شام کے علاقے جابیہ سے واپسی پر سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا گزر جذام میں مبتلا کچھ عیسائیوں پر سے ہوا تو آپ نے صدقات سے ان کی مدد کرنے اور ان کی خوراک کا مکمل بندوبست کرنے کا فرمان جاری کیا۔[3]

مذکورہ بالا واقعات و اقتباسات سے ایک بات کا بیّن ثبوت ہیں کہ دینِ اسلام میں انسانی خدمت اور اجتماعی کفالت کے حوالے سے مسلم اور غیر مسلم کو غیر جانبدارانہ اصول کے تحت یکساں اور برابری کی سطح پر دیکھا جاتا ہے۔ بنیادی انسانی ضروریات کے حصول کے ضمن میں بھی رنگ و نسل اور مذہب و ملت کا کوئی فرق اسلام کی نظر میں نہیں ہے۔ جملہ انسانی خدمات میں اسلام اپنے ماننے والوں کو اسی غیر جانبدارانہ اصول کا پابند بناتا ہے۔

نتائجِ بحث

موضوع "اسلام اور انسانی خدمات میں غیر جانبداری کا تصور" پر بحث و تحقیق کے بعد اخذ شدہ نتائج درج ذیل ہیں:

- اسلام دینِ فطرت اور تمام انسانیت کا دین ہے اس کی عمومی تعلیمات تمام انسانیت کے لیے ہیں۔ دینِ اسلام میں انسان ہونے میں تمام لوگ برابر اور یکساں ہیں۔

---

1 اسلامی معاشرے میں غیر مسلموں کے حقوق و فرائض، ص:13

2 اسلامی معاشرے میں غیر مسلموں کے حقوق و فرائض، ص:20

3 البلازري، أحمد بن يحيیٰ، فتوح البلدان (بيروت: دار الفكر، 1992ء)، ص: 155

- اللہ تعالیٰ نے انسان کو دیگر بہت سی مخلوقات پر شرف وفضیلت عطا کی ہے یہی وجہ ہے کہ انسانیت کی خدمت اعلیٰ ترین عبادات میں شامل ہے۔
- خدماتِ انسانی میں اسلام رنگ و نسل، قبیلے اور علاقے اور مذہب وملت کی تفریق کا قائل نہیں بلکہ اسلام تمام انسانوں کے ساتھ غیر جانبدارانہ انداز میں حسنِ سلوک کا درس دیتا ہے۔
- انسانی خدمت کے ضمن میں اسلام کے بنیادی اصول و معیارات میں انسانیت، غیر جانبداری، اخلاص، غیر وابستگی اور ضرورت وحاجت اہم ترین ہیں۔
- دینِ اسلام میں خدمتِ انسانی کے حوالے سے غیر جانب داری کے اصول کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ اسلام مجموعی طور پر تمام انسانیت کے ساتھ اور پھر مسلمانوں کو بحیثیتِ قوم غیر جانب داری کے اصول کے تحت خدمتِ خلق کی تعلیم دیتا ہے۔
- دینِ اسلام بنیادی انسانی ضروریات کی فراہمی میں بھی کسی قسم کی مذہبی و دینی تفریق کا قائل نہیں ہے۔
- قرآن و سنت کی بیسیوں نصوص خدمتِ خلق کی اہمیت و افادیت کو بیان کرتی ہیں جن کے مطابق انسانیت کو نفع دینے والا اللہ تعالیٰ کا محبوب انسان ہوتا ہے۔

سفارشات

زیرِ بحث موضوعِ تحقیق کے حوالے سے چند سفارشات درج ذیل ہیں:

- ○ اہلِ علم اور اسکالرز کو دینِ اسلام کے غیر جانبدارانہ تصوّرِ خدمتِ خلق کو جدید دنیا تک پہنچانا ضروری ہے۔
- ○ دینِ اسلام کے پیروکار ہونے کے ناطے ہر مسلمان کو بلا تفریقِ مذہب وملّت انسانیت کی خدمت کرنی چاہیے۔
- ○ دنیا میں مخلوط معاشروں کے رواج کے سبب پوری دنیا میں مسلمان بھائیوں کے علاوہ دیگر مذاہب و ملل کے ضرورت مند افراد کی خدمت وقت کی ضرورت ہے۔
- ○ دینِ اسلام کے خدمتِ خلق کے حقیقی اور وسیع تصوّر کو عملی صورت میں لانا جدید دور کے تقاضوں

میں سے ایک اہم تقاضہ ہے، جسے حکومتی اور نجی سطح پر عمل میں لایا جانا چاہیے۔

○ مسلم ممالک کی رفاہی تنظیموں اور اداروں کو خدمتِ خلق کے ضمن میں دینِ اسلام کے اس غیر جانبداری کے اصول اور معیار کو سامنے رکھتے ہوئے انسانیت کی خدمت کو اپنا مشن بنانا چاہیے۔